

1970ء کی دہائی میں جدید اسلامی مالکاری کے متعارف ہونے کے بعد اسے دنیا بھر کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اس کے حجم اور وسعت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ دنیا بھر میں تقریباً 75 ممالک میں 300 سے زائد اسلامی مالی ادارے کام کر رہے ہیں۔ رفتہ رفتہ اسلامی مالیات کا میدان ایک متحرک اور مسابقت کے حامل عالمی مالی وساطت کے شعبے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ایک تخمینے کے مطابق گذشتہ دہائی کے دوران دنیا بھر میں شریعت سے ہم آہنگ کل اثاثے 10.0 فیصد سے زائد سالانہ نمو کے ساتھ بڑھ کر تقریباً 700 ارب ڈالر ہو گئے ہیں¹ اور 2012ء تک ان اثاثوں کی مالیت 16 کھرب ڈالر ہونے کی پیش گوئی ہے۔² اسلامی بینکاری اور صکوک، اسلامی مالکاری کی مستحکم ترین شکل ہے جبکہ کفیل اور شریعت سے ہم آہنگ میوچل فنڈز بھی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ حصے کے لحاظ سے دیکھا جائے تو عالمی شریعت سے ہم آہنگ اثاثوں میں اسلامی کمرشل بینکوں کے اثاثے 74 فیصد کے ساتھ سرفہرست ہیں۔³

اسلامی مالی ادارے عالمی مالی بحران⁴ سے براہ راست متاثر نہیں ہوئے ہیں، تاہم بالواسطہ ذرائع سے خطرات سے دوچار ہوئے تھے۔ چونکہ اسلامی لین دین میں اثاثوں پر مبنی اصول کی بنیادی اہمیت ہے⁵ اس لیے اسلامی بینکوں میں غیر منقولہ املاک کی ترجیحی اثاثہ جات ہیں۔ جیسا کہ دو برسوں کے دوران دیکھا گیا ہے، اسٹیٹرزڈ اینڈ پورٹ⁶ کے ایک اندازے کے مطابق اسلامی مالی اداروں میں کی جانے والی تمام مالکاری کی ضمانتوں میں 20 فیصد حصہ غیر منقولہ املاک کا ہے اور کمرشل بینکوں کی بڑی تعداد غیر منقولہ املاک کی منڈی میں کمی متاثر ہوئی ہے۔ دوم یہ کہ شریعت سے ہم آہنگ نظم سیالیت کے وثیقہ جات کی کمی کے پیش نظر اسلامی مالی ادارے عام طور پر ایکویٹی منڈی میں فنڈز رکھنے کی جانب راغب ہوئے جس کی وجہ سے وہ دنیا بھر میں اسٹاک مارکیٹ میں شدید کمی کے خطرات سے دوچار ہوئے جیسا کہ مالی بحران میں دیکھا گیا تھا۔ سوم یہ کہ سیالیت کی عالمی کمی سے صکوک کے اجرا پر منفی اثرات پڑے اور 2008ء میں اس اجرا کی مالیت کم ہو کر 14.9 ارب ڈالر ہو گئی جبکہ گذشتہ برس یہ 34.3 ارب ڈالر تھی۔ مالی بحران کے نتیجے میں ابھرنے والے ان خطرات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اسلامی مالی ادارے ناموافق حالات میں خطرات سے سبتر نہیں ہیں۔ اس بحث کا فیصلہ کرنے کے لیے کہ اسلامی مالکاری اور روایتی مالکاری دونوں میں سے کون بہتر ہے ان خطرات کو بھی سامنے رکھنا ہوگا کیونکہ دونوں مالی ادارے ایک ہی عالمی معیشت میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اسلامی مالکاری عالمی مالکاری کا ایک عنصر ہے اور عالمی مالی منڈیوں کے حالات سے یہ بھی دوسرے عناصر کی طرح متاثر ہوتی ہے۔ چنانچہ اس خیال کا، کہ اسلامی مالی ادارے اس لیے اندرونی طور پر محفوظ ہیں کہ ان میں لگے بندھے مالکاری طریقوں کے استعمال کی پابندی ہوتی ہے، جواب اس طرح دیا جاسکتا ہے کہ اسلامی مالیات ابھی تک ایک پختہ صنعت نہیں ہے، اگر اس وقت مالی بحران نہ آیا ہوتا تو اسلامی مالکاری ادارے شریعت سے ہم آہنگ تہذیبی وثیقہ جات متعارف کرنے کی کوششیں کر رہے ہوتے اور یہ کہ اپنے معاملات کی نوعیت کے لحاظ سے اسلامی بینکوں کو بھی مخصوص خطرات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان تمام مباحث کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ بحران کے ابتدائی مرحلے میں اسلامی مالیاتی ادارے روایتی مالکاری کے مقابلے میں نقصان سے محفوظ رہے۔

پاکستان میں اسلامی بینکاری نے 2002ء میں اپنی ازسرنو⁷ ابتدا کے بعد تیزی سے ترقی کی ہے۔ 2005ء سے اسلامی بینکاری اداروں⁸ کے اثاثوں میں سالانہ 59 فیصد کی اوسط نمو ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ امانتوں اور شاخوں کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ آخر جون 2009ء میں مجموعی بینکاری صنعت کے تناسب کے لحاظ سے اسلامی بینکوں، روایتی بینکوں کی اسلامی شاخوں اور اسلامک ونڈوز⁹ کا مشترکہ حصہ امانتوں میں 5.2 فیصد، اثاثوں میں 5.1 فیصد ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری صنعت کے لیے اسٹریٹجک پلان 2008ء میں متعارف کروایا¹⁰ جس کا مقصد 2012ء تک مجموعی بینکاری اثاثوں میں اسلامی بینکاری کا حجم بڑھا کر 12 فیصد کرنا ہے۔ اس اسٹریٹجک پلان کے مقاصد یہ ہیں: (1) اسلامی بینکاری خدمات کو جغرافیائی اعتبار سے وسعت دینا اور نئی مصنوعات کی حوصلہ افزائی کرنا، (2) شریعت سے

¹ اسلامک فنانس آؤٹ لک 2009ء، اسٹیٹرزڈ اینڈ پورٹ فروری 2009ء

² "اسلامی مالیات کا اگلا باب۔ بلند تر صلیکین بلند تر خطرات"، اویورواٹی مین، اپریل 2009ء۔

³ اسلامی فنانس 2009ء، انٹرنیشنل فنانشل سرویسز لندن (آئی ایف ایس ایل) تحقیق فروری 2009ء۔

⁴ شریعتی قانون میں سود پر مبنی مالی مصنوعات کی پابندی ہے جن کی بدانتظامی بحران کا باعث بن سکتی ہے۔

⁵ اسلامی مالی اداروں کو اثاثوں پر مبنی اصولوں پر چلنا ضروری ہے جس میں ہر مالی لین دین کے لیے قابل شناخت اور محسوس کیے جانے والے اثاثے ہوں۔

⁶ اسلامک فنانس آؤٹ لک 2009ء، اسٹیٹرزڈ اینڈ پورٹ فروری 2009ء

⁷ تاریخی تفصیلات بینک دولت پاکستان کے مالی شعبے کی جانچ 2004ء کے باب 4، اور مالی استحکام کا جائزہ 2007-08ء کے باب 8 میں دیکھئے۔

⁸ اسلامی بینکاری اداروں میں اسلامی بینک، روایتی بینکوں میں اسلامی بینکوں کی شاخیں اور روایتی بینکوں کی روایتی شاخوں میں اسلامی ونڈوز پر پیش شامل ہیں۔

⁹ آئی بی ڈی سرکولر نمبر 6 بتاریخ 10 نومبر 2007ء۔

¹⁰ پاکستان کی اسلامی بینکاری صنعت کے لیے اسٹریٹجک پلان، ستمبر 2008ء، شعبہ اسلامی بینکاری، بینک دولت پاکستان۔

ہم آہنگ طریقوں اور ضوابط میں بہتری لانا اور (3) اسلامی بینکاری اداروں کی گنجائش میں اضافہ کرنا۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری صنعت کو بھی انہی چیلنجز کا سامنا ہے جو دوسرے علاقوں میں اس شعبے کو درپیش ہیں۔ ان میں مصنوعات اور خدمات کے حوالے سے شرعی روئنگز کی معیار بندی، سیالیت کے انتظام کے لیے مناسب وثیقہ جات کی تیاری شامل ہیں اور ان مشکلات کو حل کرنے کے لیے ایس ایم ایز، خوردہ مالکاری اور زرعی شعبے پر توجہ دے کر دور رس منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

اس باب میں پاکستان میں اسلامی بینکاری صنعت کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ پہلے سیکشن میں عالمی ماحول میں اسلامی مالکاری کی ترقی کو اجاگر کیا گیا ہے، دوسرے سیکشن میں اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی کا جائزہ دیا گیا ہے جبکہ تیسرے سیکشن میں اہم مالی اظہاریوں، 2008ء میں ملکی بینکاری صنعت کے مالی استحکام اور صحت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اگلے سیکشن میں خطروں کی جانچ دی گئی ہے اور باب کے اختتام پر 2009ء کی پہلی ششماہی میں کارکردگی کے جائزے اور مسلسل بڑھتی ہوئی صنعت کو درپیش چیلنجز اور مسائل کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

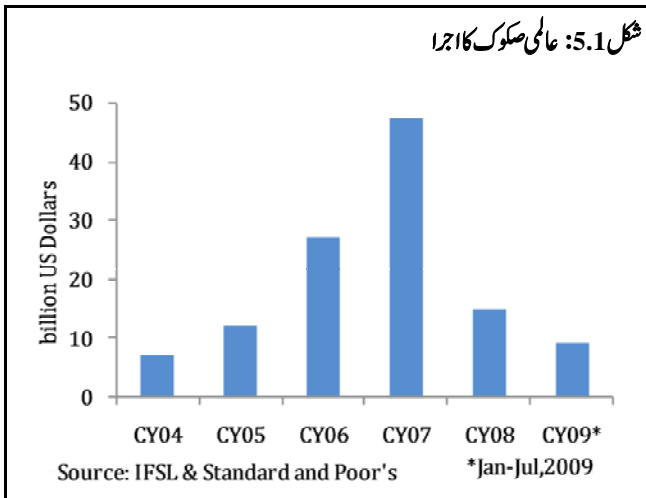
5.1 عالمی حالات

جغرافیائی حدود کے لحاظ سے اسلامی مالی خدمات جو کہ پہلے مسلمان ملکوں جیسے مصر، ملائیشیا، ایران اور خلیج تعاون کونسل ملکوں میں غالب تھیں، اب بتدریج دیگر مسلم اور غیر

جدول 5.1: صف اول کے 500 اسلامی اداروں کے زیر انتظام اثاثے			
ارب امریکی ڈالر			
خطہ	2007ء	2008ء	فیصد تبدیلی
خلیج تعاون کونسل کے ممالک	178.1	262.7	47.5
مشرق وسطیٰ و شمالی افریقہ کے ممالک جو سی ای سی کے رکن نہیں	176.8	248.3	44.4
مشرق وسطیٰ و شمالی افریقہ کے ممالک، مجموعی	354.9	511	43.9
صحرائے اعظم کے جنوبی ممالک	4.7	5.4	54.9
ایشیا	119.3	87.5	-26.6
آسٹریلیا/یورپ/امریکہ	21.5	35.1	63.3
دنیا	500.5	639	27.7

مسلم ممالک میں بھی پھیل گئی ہیں۔ یہ تفصیلات جدول 5.1 میں دکھائی گئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسٹریلیا، یورپ اور امریکہ میں صف اول کے 500 اسلامی مالی اداروں کے زیر انتظام اثاثوں میں 63 فیصد سے زائد نمو ہوئی ہے۔ مغربی ممالک میں برطانیہ اسلامی مالی خدمات کا مرکز بن گیا ہے۔ اس ملک میں بڑھتے ہوئے شریعت سے ہم آہنگ اثاثے ضوابطی پالیسیوں کی حمایت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ برطانیہ میں 22 بینک اسلامی مالی خدمات پیش کرتے ہیں جن میں سے 5 مکمل طور پر شریعت سے ہم آہنگ (چارٹھوک اور ایک خوردہ بینک) ہیں جبکہ ایک ہنگامی کمپنی کھولنے کے لیے لائسنس بھی جاری کیا گیا ہے۔

یورپ میں لندن سرفہرست اسلامی مالی مرکز بن گیا ہے۔ فرانس کا اس سے قبل زیادہ محتاط نظر فکر تھا لیکن اب وہ آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کے لیے قانونی اور مالیاتی فریم ورک میں مطابقت کی گئی ہے تاکہ اسلامی مالیت خاص طور پر صکوک کے اجرا اور غیر منقولہ املاک کے اسلامی سودے شروع ہو سکیں۔ عالمی مالی منڈیوں میں سرمائے کی قلت کی وجہ سے فرانس مشرق وسطیٰ کے سرمایہ کاروں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے جن کے پاس وافر سیالیت ہے اور



یورپ میں سب سے بڑی مسلم آبادی کا ملک ہونے کی وجہ سے اسلامی مالیت سے استفادے کی کوششیں کر رہا ہے۔¹¹

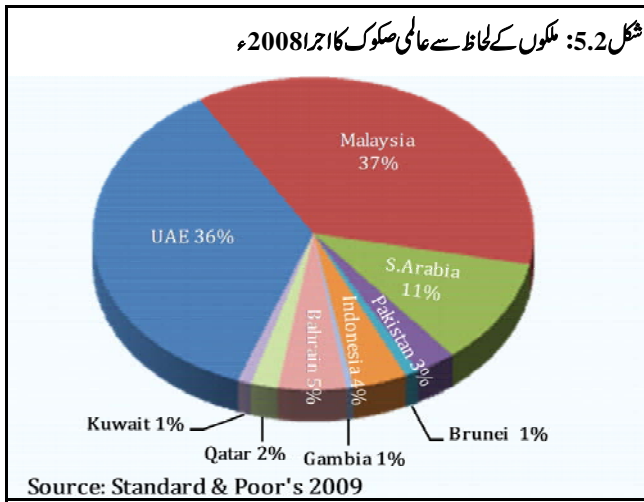
صکوک کا اجرا: صکوک کے اجرا کی رفتار جو 2007ء میں سست ہو گئی تھی 2008ء میں عالمی مالی بحران کی وجہ سے مزید کم ہو گئی۔ عالمی مالی بحران کے باعث سیالیت کی کمی اور قرضہ تقاوت بڑھ گیا اور اہم سرمایہ کاروں نے حالات کے مطابق رویہ اپنانے کی پالیسی اختیار کی۔ 2008ء میں صکوک کے اجرا کی قدر میں 56 فیصد سے زائد کمی واقع ہوئی اور 2007ء میں 34.3 ارب ڈالر سے کم ہو کر 14.9 ارب ڈالر گئی (شکل 5.1)۔ اگرچہ اجرائیوں کی تعداد بدستور گزشتہ سال جیسی ہی رہی جو کہ اجرا کے

¹¹ فرانس میں اسلامی مالیت: بیروس کی لندن کے ساتھ فرق کو کم کرنے کی کوشش، اسٹینڈرڈ اینڈ پورٹرز 2009ء

تجم میں نمایاں کمی کی نشاندہی ہے۔ 2009ء کے ابتدائی 7 مہینوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ صکوک کا اجراء 19.31 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے جبکہ 2008ء میں اسی مدت کے دوران 11.1 ارب ڈالر کے صکوک جاری کیے گئے۔¹²

خلیج تعاون کونسل میں اسلامی مالکاری کے لیے دو اہم منڈیاں ہیں یعنی متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب جن کو سیالیت کے بہاؤ میں اہم تبدیلی کا سامنا کرنا پڑا اور 2008ء کی دوسری ششماہی میں یہ کم ہونا شروع ہو گئی جس کے باعث مقامی اور علاقائی قرضوں اور ایکویٹی منڈیوں بشمول صکوک منڈی میں نمایاں کمی آئی۔

صکوک کے اجراء کی قدر میں خاصی کمی کے باوجود طویل مدت تناظر میں صکوک منڈی بدستور مضبوط ہے۔ طلب کے لحاظ سے مشرق وسطیٰ میں تیل کی بلند قیمتوں کی وجہ سے مال و دولت میں اضافہ ہوا ہے جو کہ سرمایہ کاروں کے لیے رغبت کا اشارہ کرتی ہے جبکہ رسد کے لحاظ سے خلیج میں انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں کو جاری رکھنے کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ہی ضرورت ہوگی۔ اسٹینڈرڈ اور پور کے اندازے کے مطابق زیر تکمیل اجراء یاں 145 ارب ڈالر سے زائد ہیں۔ امریکی ڈالر صکوک کے اجراء میں کرنسی کے انتخاب کے لیے اپنی کشش کھو چکا ہے اور نئی اجراء یوں میں اس کا حصہ صرف 10 فیصد ہے۔ توقع ہے کہ اجراء کے لیے صکوک منڈی کا جھکاؤ مقامی کرنسی کی جانب ہوگا تاکہ ملکی سرمایہ کار اس جانب راغب ہوں جبکہ عالمی سرمایہ کار عالمی مالی منڈیوں کی بحران سے پہلے کی سطح واپس آنے تک پیچھے ہٹ گئے ہیں۔¹³



جغرافیائی تنوع کے رجحان میں تسلسل 08ء میں ہونے والی ایک مثبت پیش رفت ہے جیسا کہ شکل 5.2 میں دکھایا گیا ہے۔ ملائیشیا اور متحدہ عرب امارات کے اجراء کرنے والے صکوک منڈی کو چلانے میں مسلسل کوشاں ہیں جبکہ خلیج تعاون کونسل کے ارکان اور ایشیائی ممالک بھی صکوک منڈی کی نمویں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

5.2 پاکستان میں اسلامی بینکاری کی کارکردگی کا جائزہ

پاکستان میں اسلامی بینکاری صنعت 6 اسلامی بینکوں اور ان کی 313 شاخوں، 12 روایتی بینکوں کی 138 شاخوں اور 78 ذیلی شاخوں پر مشتمل ہے۔ 2009ء کی پہلی ششماہی تک ان کی مجموعی تعداد 529 ہے۔ 2008ء میں بینکاری صنعت کے لیے مشکل

حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی شاندار رہی ہے۔ اگر ملک میں اسلامی مالی خدمات کے چھوٹے حجم اور ارتقائی نوعیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی کارکردگی کا تقابل مجموعی بینکاری صنعت کے ساتھ کیا جائے تو تمام اظہاریوں میں سازگار رجحانات نظر آتے ہیں۔

جیسا کہ جدول 5.2 سے ظاہر ہے، گذشتہ چند برسوں میں اسلامی بینکاری اداروں میں بلند نمو دیکھی گئی ہے۔ 2008ء میں زیادہ پائیدار رفتار سے استحکام آیا ہے جبکہ

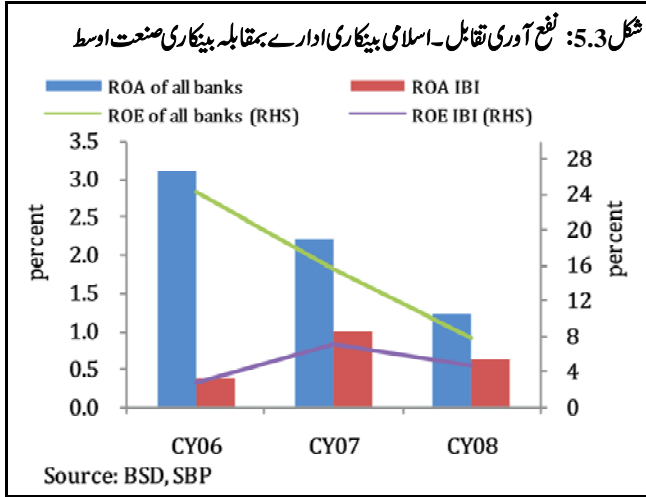
جدول 5.2: اسلامی بینکاری کی نمو						
نوم (فیصد)			رقم (ارب روپے)			
2008ء	2007ء	2006ء	2008ء	2007ء	2006ء	
34.0	71.6	66.9	276.0	205.9	119.9	کل اثاثے
37.0	76.0	67.7	201.6	147.3	83.7	امانتیں
36.3	63.9	43.4	146.9	107.7	65.7	مالکاری
78.2	92.7	114.3	515.0	289.0	150.0	شاخوں کی تعداد
نوٹ: ان میں عام بینکوں کی اسلامی شاخوں کے اعداد و شمار شامل ہیں۔						
ماخذ: شعبہ اسلامی بینکاری، بینک دولت پاکستان						

¹² 2009ء میں باوجود کچھ رکاوٹوں کے صکوک منڈی مسلسل پیش رفت کرے گی، اسٹینڈرڈ اینڈ پور کی رینٹنگ ڈائریکٹ 2009ء۔

¹³ 2008ء میں صکوک منڈی میں تیزی سے کمی آئی ہے تاہم طویل مدتی تناظر میں یہ بدستور مضبوط ہے، اسٹینڈرڈ اینڈ پور 2009ء۔

¹⁴ مالی استحکام کے جائزے کے پیش نظر ایڈیشن کے باب 4: بینکاری نظام کا استحکام، میں آپرینٹنگ ماحول کے بارے میں تفصیلی عمومی جائزہ دیا گیا ہے۔

پوری بینکاری صنعت کو اپنے ماحول سے پیدا ہونے والے کثیر چیلنجز کا سامنا تھا۔ بظاہر اس سست روی کی وجہ سے افیکٹ بھی ہے۔ سال کے دوران روایتی بینکاری صنعت کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی میں اتناٹوں (34 فیصد)، امانتوں (37 فیصد) ماکاری (36 فیصد)¹⁵ اور شاخوں کی تعداد کے حوالے سے کہیں بہتر رہی۔ روایتی اور اسلامی دونوں بینکیوں کے موجودہ نیٹ ورک کو مزید وسیع کیا گیا ہے اور سال کے دوران 226 شاخوں کا اضافہ ہوا ہے۔



اتناٹوں، امانتوں، ماکاری اور سرمایہ کاری کی نمو میں ہونے والی حوصلہ افزا کارکردگی جو کہ منافع بخش اظہاریوں میں ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھی 2007ء تک ہی رہی اور پائیداری کا یہ رجحان 2008ء میں برقرار نہ رہا اور ناموافق معاشی حالات کے اثرات اسلامی بینکاری اداروں پر بھی پڑنا شروع ہو گئے تھے جس کا ثبوت اسلامی بینکاری اداروں کے اتناٹوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع سے ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ شکل 5.3 میں دکھایا گیا ہے۔ 2008ء میں اسلامی بینکاری اداروں کے اتناٹوں پر منافع (بعد از ٹیکس) کم ہو کر 0.6 فیصد ہو گیا جبکہ 2007ء میں یہ 1.0 فیصد تھا۔ بینکاری صنعت کے اتناٹوں پر منافع میں کمی کا رجحان 2006ء سے مسلسل دیکھا جا رہا ہے جو 2008ء میں 0.8 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ 2007ء میں یہ 1.5 فیصد تھا۔ اسلامی بینکاری اداروں کے اتناٹوں پر بعد از ٹیکس منافع 2007ء میں 7.1 فیصد سے کم ہو کر 2008ء میں 4.6 فیصد ہو گیا جبکہ 2007ء میں مجموعی بینکاری صنعت کے اتناٹوں پر منافع 15.4 فیصد سے کم ہو کر 2008ء میں 7.8 فیصد ہو گیا۔ تاہم کارکردگی اب بھی کم ہے لیکن ملک میں معاشی سست روی کے تناظر میں اسلامی بینکاری صنعت کی بڑھتی ہوئی نمو کافی حوصلہ افزا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری صنعت کی کارکردگی کا کوئی بھی جائزہ اس تناظر میں دیکھا جانا چاہیے کہ یہ صنعت روایتی کمرشل بینکیوں کے مقابلے میں ابھی چھوٹی ہے۔ جیسا کہ مالی استحکام کے جائزے 2007-08ء میں بتایا گیا ہے، اسلامی بینکاری صنعت کے زیادہ تر فریق قدرے نئے ہیں، ابتدائی بلند لاگت کے مسئلے سے دوچار ہیں اور کچھ اب تک اس مرحلے تک نہیں پہنچ پائے ہیں جہاں لاگت فروخت کے مساوی ہو جائے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری صنعت کی کارکردگی کا کوئی بھی جائزہ اس تناظر میں دیکھا جانا چاہیے کہ یہ صنعت روایتی کمرشل بینکیوں کے مقابلے میں ابھی چھوٹی ہے۔ جیسا کہ مالی استحکام کے جائزے 2007-08ء میں بتایا گیا ہے، اسلامی بینکاری صنعت کے زیادہ تر فریق قدرے نئے ہیں، ابتدائی بلند لاگت کے مسئلے سے دوچار ہیں اور کچھ اب تک اس مرحلے تک نہیں پہنچ پائے ہیں جہاں لاگت فروخت کے مساوی ہو جائے۔

جدول 5.3: 2008ء میں اسلامی بینکاری اداروں کی انتظامی لاگت/خام آمدنی اور شاخیں تناسب فیصد میں، شاخوں کی تعداد

شاخیں	انتظامی لاگت/خام آمدنی		آغاز کا سال	میزان بینک
	2007ء	2008ء		
میزان بینک	100	166	2002ء	بینک
دینی اسلامی بینک	17	25	2006ء	بینک
بینک اسلامی	36	102	2006ء	بینک
داؤد اسلامی بینک	5	21	2007ء	بینک
ایمپریس گلوبل اسلامی	10	40	2007ء	بینک
البرکہ اسلامی بینک*	18	30	1991ء	بینک

* البرکہ اسلامی بینک کو 2004ء میں لائسنس دیا گیا۔
ماخذ: آئی بی ڈی، ایف ایس ڈی اعداد و شمار

مؤثر طور پر کام کرنے والے معاشی ماحول میں کسی نئے بینک کو کو نفع آور بننے میں تین چار سال لگتے ہیں لیکن معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے پیش نظر اس میں زیادہ عرصہ لگ سکتا ہے کیونکہ ابتدائی لاگت اور انتظامی اور متعلقہ انفراسٹرکچر پر اخراجات کے بعد نتائج آنا شروع ہوتے ہیں۔ یہ کیفیت بینک وار معلومات سے واضح ہے جس میں زیادہ تر اسلامی بینک توسیع کے مرحلے میں ہیں اور اس صنعت کے نئے فریقوں کے لیے انتظامی لاگت نسبتاً زیادہ ہے جیسا کہ جدول 5.3 میں دکھایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ منڈی تک پہنچنے کی کوشش میں تیزی سے توسیع کے نتیجے میں آمدنی کے مقابلے میں زیادہ اخراجات ہوئے ہیں۔

اگلے سیکشن میں اس عمومی جائزے کو ذہن میں رکھتے ہوئے اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی کے مختلف اظہاریوں کی جانچ کی گئی ہے۔

¹⁵ اسلامی بینکاری اداروں میں روایتی اور اسلامی بینکیوں کے لین دین کے طریقوں میں فرق کے باعث لفظ 'قرضے' کی بجائے 'ماکاری' استعمال کیا جاتا ہے۔

اثاثوں اور واجبات کی ساخت

کسی بینک کی بیلنس شیٹ کے اجزا ان اہم عوامل میں شامل ہیں جو بینک کو درپیش خطرے کی سطح کا تعین کرتے ہیں۔ جدول 5.4 میں 2008ء میں روایتی بینکاری صنعت اور اسلامی بینکوں کی بیلنس شیٹ کے اجزا کا تقابل کیا گیا ہے۔ ظاہری طور پر اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثے اور واجبات کی ہیئت ترکیبی مجموعی بینکاری صنعت سے زیادہ مختلف نہیں ہے تاہم ان دونوں میں کچھ اندرونی فرق پایا جاتا ہے جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

جدول 5.4: اسلامی بینکاری اداروں کی ساخت بمقابلہ صنعت فیصد حصہ		
اسلامی بینکاری ادارے	تمام بینک	
2008ء	2008ء	
اثاثے		
7.9	8.5	ٹریژری بینکوں میں نقد اور بیلنس
8.1	3.1	دیگر بینکوں میں بیلنس
7.3	3.3	مالی اداروں کو قرض
15.2	19.2	سرمایہ کاریاں۔ خالص
52.1	56.6	قرضے/ماکاری۔ خالص
9.4	9.3	دیگر اثاثے
واجبات		
1.0	1.2	واجب الادا بلز
7.9	8.2	مالی اداروں کو واجب الادا
73.0	75.0	اہانتیں اور دیگر رکھتے
5.2	5.6	دیگر واجبات
12.9	10.0	انگلیٹی
100.0	100.0	کل

ماخذ: بی ایس ڈی اور آئی بی ڈی، بینک دولت پاکستان

روایتی بینکوں اور اسلامی بینکاری اداروں میں سب سے نمایاں فرق نظم سیالیت کا ہے۔ سیالیت کے انتظام کے لیے آلات کی مسلسل کمی کے باعث عمومی طور پر اسلامی بینکاری ادارے اپنی فاضل سیال رقوم کو دیگر مالی اداروں میں رکھتے ہیں (جدول 5.4) جس کا اظہار دیگر بینکوں میں بلند بقایا جات اور مالی اداروں میں بلند قرضہ جات سے ہوتا ہے اور ان کا یہ پہلو روایتی کمرشل بینکوں سے بھی زیادہ نمایاں ہے جن کے پاس سیالیت کے انتظام کے لیے ترقی یافتہ اور معقول فعال سرمایہ قرضہ منڈی ہے۔

جدول 5.5: پاکستان میں صکوک کا اجرا			
سال	جاری کردہ رقوم	اجرا کی تعداد	لازمی شرح سیالیت
			اہل
2002ء	360	1	0
2003ء	275	1	0
2006ء	9,725	3	1
2007ء	53,355	21	3
2008ء	32,118	19	2
2009ء*	33,671	4	2
کل	129,504	49	8

* آخر ستمبر 2009ء تک، ضمیمے میں اجرا کے لحاظ سے فہرست
ماخذ: شعبہ اسلامی بینکاری، شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

اس سے متعلق ایک اور مسئلہ اسٹیٹ بینک کی لازمی شرح سیالیت کی شرائط کے ساتھ ہم آہنگی کا ہے۔ شریعت سے ہم آہنگ لازمی شرح سیالیت کے اہل وثیقہ جات کے کم حجم کے باعث (جدول 5.5) اسٹیٹ بینک نے روایتی بینکاری کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کے لیے لازمی شرح سیالیت کی شرائط میں رعایت دی ہے۔ اسلامی بینکاری ادارے اپنے لازمی شرح سیالیت کی شرائط (ایک سال یا اس سے زائد مدت کی میعاد و واجبات کا 9.0 فیصد ہے) پوری کرنے کے لیے لازمی شرح سیالیت میں سے ایک اہل صکوک میں سرمایہ کاری کرتے ہیں اور یا اس کے متناسب نقد کی صورت میں بقایا جات رکھتے ہیں۔¹⁶ لازمی شرح سیالیت کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے صکوک میں مجموعی سرمایہ کاری گُل طلبی و میعاد و واجبات کے 7 فیصد سے زائد نہیں ہونی چاہیے جبکہ کسی مخصوص اجرا کنندہ کا صکوک رکھنے کے لیے حد 5 فیصد ہے۔¹⁷ اس طرح کی پابندیاں بڑھتی ہوئی شرح سود کے دور میں بھاری موقع لاگت کا سبب بنتی ہیں جیسا کہ 2008ء میں دیکھا گیا تھا۔

¹⁶ بینشل بینک آف پاکستان کے جاری کھاتے میں نقد بقایا جات لازمی شرح سیالیت کی شرائط کے لیے اہل ہیں، بی ایس ڈی سرکلر نمبر 13 بتاریخ 9 جون 2008ء۔

¹⁷ بی ایس ڈی سرکلر نمبر 13 بتاریخ 9 جون 2008ء۔

2007ء اور 2008ء میں مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاری کا تقریباً 15 فیصد حصہ شریعت سے ہم آہنگ و وثیقہ جات کی عدم دستیابی کی عکاسی کرتا ہے۔ اس سرمایہ کاری کا بڑا تناسب نجی شعبہ صلوک کا ہے جن کی ثانوی منڈی غیر سیال ہے اور اس میں سرمایہ کاری سرگرمی سے نہیں کی جاتی۔ جدول 5.5 میں 2002ء سے جاری کیے گئے

جدول 5.6: اجارہ صلوک پیک دار ہولڈنگ (اجرائیاں I-IV)		
رقم ملین روپے، حصہ فیصد میں		
اولین ڈیپازٹ	ظاہری مالیت	حصہ
بیزان بینک	13,628	32.3
پیک الفلاح	7,000	16.6
یو بی ایل	3,550	8.4
حیب سٹرو پولیشن	3,400	8.0
پیک الحیب	3,100	7.3
این بی بی	2,766	6.5
پیک اسلامی پاکستان	2,250	5.3
سونیری بینک	2,060	4.9
پیک آف خیبر	1,350	3.2
داؤد اسلامی بینک	1,000	2.4
آر بی ایس	1,000	2.4
البرکاء اسلامی	650	1.5
ایم سی بی	360	0.9
ایس سی بی	130	0.3
کل میزبان	42,244	100

ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

صلوک کی تفصیلات دی گئی ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کے لیے لازمی شرح سیالیت کے اہل و وثیقہ جات کی محدود تعداد ہے۔ 2008ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے متعارف کیے گئے اجارہ صلوک سے اس طرح کے کچھ خدشات کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔¹⁸ جدول 5.6 میں اجارہ صلوک میں بینکوں کے لحاظ سے کی گئی سرمایہ کاری کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

محدود اثاثہ جاتی مصنوعات خصوصاً روایتی جاری مالکاری مصنوعہ اور صارفی مالکاری کی مقبول ترین شکل یعنی غیر ضمانتی ذاتی قرضوں کا شریعت سے ہم آہنگ متبادل نہ ہونے کی باوجود 2008ء میں اسلامی بینکاری اداروں کے مالکاری جزدان میں 36.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ بینکاری صنعت کے قرضوں میں 18.2 فیصد نمو ہوئی۔ یہ اس اعتبار سے شاندار کارکردگی ہے کہ دیگر بینکوں کی طرح اسلامی بینکاری اداروں کو بھی مشکل معاشی حالات کا سامنا تھا اور مضبوط صارفی بنیاد اور مختلف اقسام کی

قرضہ جاتی مصنوعات تک رسائی کے باعث روایتی بینکوں کو اسلامی بینکاری اداروں پر مسابقتی برتری حاصل ہے۔ قرضوں اور امانتوں کے تناسب کے اعداد و شمار سے اس دعوے کو تقویت ملتی ہے۔ 2008ء کے آخر میں اسلامی بینکاری اداروں کے قرضوں اور امانتوں کا تناسب 71.4 فیصد تھا جو مالکاری کو بڑھانے میں جارحانہ کوشش کی عکاسی کرتا ہے۔

مجموعی مالکاری میں ہونے والی نمو کے نتیجے میں رسائی میں توسیع نہیں ہوئی ہے جس کی عکاسی قرض گيروں کی تعداد سے ہوتی ہے۔ اس مسئلے کو مزید تفصیل سے بیان کرنے کے لیے جدول 5.7 میں بینکاری صنعت کے ساتھ اسلامی بینکاری اداروں کا شعبہ جاتی تقابل دیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2007ء میں مجموعی قرضہ جات میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ 4.0 فیصد سے بڑھ کر 2008ء میں 4.6 فیصد ہو گیا جبکہ قرض گيروں کی مجموعی تعداد میں ان کا حصہ 0.9 فیصد سے کم ہو کر 0.7

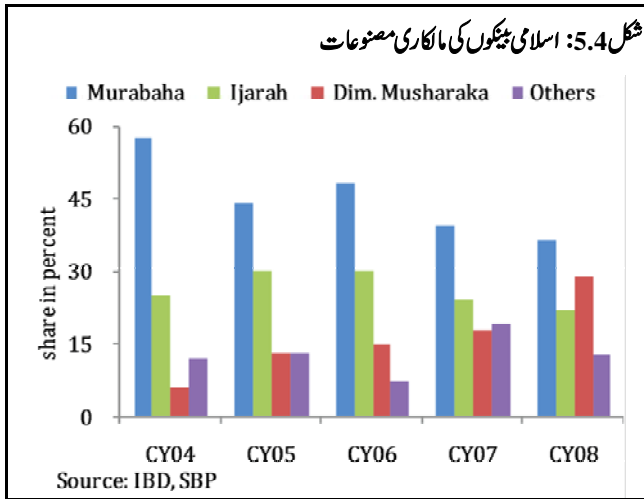
جدول 5.7: 2008ء کے لیے اسلامی بینکاری اداروں اور روایتی بینکوں کے قرضوں کا شعبہ جاتی تقابل									
رقم ارب روپے، حصہ فیصد میں									
اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ		اسلامی بینکاری ادارے						بینکاری صنعت	
رقم	قرض گيروں کی تعداد	رقم	قرض گيروں کی تعداد	رقم	قرض گيروں کی تعداد	رقم	قرض گيروں کی تعداد	رقم	قرض گيروں کی تعداد
2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	شعبہ
4.7	4.1	6.4	7.5	94.6	62.8	1,870	1,959	2,016	29,008
3.8	2.9	1.2	1.5	14.4	12.5	2,573	2,685	375	214,357
0.03	0.0	0.01	0.01	0.05	0.01	67	159	156	1,285,639
9.9	7.8	0.9	1.2	32.7	28.8	26,684	36,533	332	2,889,460
0.7	0.8	0.6	1.2	1.7	1.1	20	31	235	3,461
4.5	3.4	1.3	0.9	3.5	2.5	1,578	1,148	78	122,276
4.6	4.0	0.7	0.9	147.0	107.7	32,792	42,515	3,192	4,544,201

ماخذ: شعبہ بینکاری گرانٹی اور شعبہ اسلامی بینکاری، بینک دولت پاکستان

¹⁸ کسی بھی بینک میں رکھے گئے اہل و وثیقہ جات کسی بھی دن کے اجراء کی مالیت کے 25 فیصد سے زائد نہیں ہو سکتے، ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 13 بتاریخ 6 ستمبر 2008ء۔

فیصد ہوگا جس کا سبب قرض گہروں کی کم تعداد میں مالکاری کا ارتکاز ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کو معیشت کے غیر استعمال شدہ شعبوں جیسے زراعت اور ایس ایم ای مالکاری میں کام کرنے کی ضرورت ہے جو بینکاری صنعت کی مجموعی قرض گیری کا ایک تہائی ہیں۔

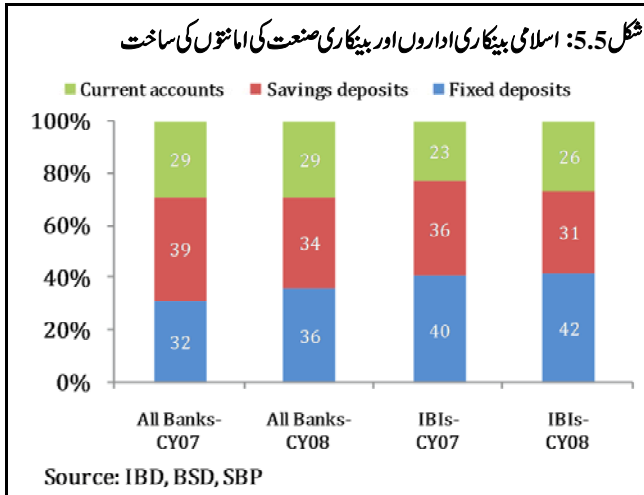
اسلامی بینکاری اداروں کے کاروبار میں توسیع کا انحصار دیہی علاقوں میں ان کی رسائی بڑھانے، زراعت اور ایس ایم ای شعبوں میں نفوذ اور اپنے صارفین کو مکمل مالی پیکیج کی پیشکش کے لیے مصنوعات کی تیاری اور تنوع پر ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک کے پانچ سالہ اسٹریٹجک پلان میں ان عناصر پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کو سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک میں شعبہ اسلامی بینکاری نے اسلامی خرد مالکاری کا روبرار کے لیے رہنما خطوط جاری کیے ہیں اور زراعت کے لیے اسلامی مالکاری کے علاوہ اسلامی ایس ایم ای مالکاری کے لیے ایک کتابچہ بھی جاری کیا ہے۔¹⁹



شریعت کے اصولوں میں بتدریج معیار بندی²⁰ سے اسلامی بینکاری اداروں کو استعمال کیے جانے والے مالکاری کے طریقوں سے مزید متنوع بنانے میں مدد ملی ہے۔ جیسا کہ شکل 5.4 سے ظاہر ہے کہ ابتدا میں مالکاری کا ارتکاز مرابحہ پر مبنی تھا جس میں وقت کے ساتھ ہی آئی ہے اور مشارکہ متناقصہ اور اجارہ دونوں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے مالکاری کے طریقوں میں ابھر کر سامنے آئے ہیں جن کا حصہ بالترتیب 29 فیصد اور 22 فیصد ہے۔

جیسا کہ مالکاری کے طریقوں میں اثاثوں کی تقسیم سے ظاہر ہے، کچھ دیگر علاقوں کی طرح پاکستان میں اسلامی بینکاری ادارے مالکاری کے شراکتی طریقوں میں شامل نہیں ہوئے۔ محتاطیہ ضوابط بینکوں کو بلند خطرے کے باعث خالص ایکویٹی پر مبنی لین دین کے لیے ان کی حد کا تعین کرتے ہیں کیونکہ ان میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

واجبات کی ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے کُل واجبات میں امانتوں کا حصہ 73 فیصد ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امانتیں اسلامی بینکاری ادارے کے اثاثوں کی مالکاری کا



بنیادی ذریعہ ہیں اور یہی صورت روایتی بینکاری صنعت میں ہے۔ تاہم اسلامی بینکاری اداروں میں کم بچت کھاتوں کے مقابلے میں معین امانتوں (جو کہ سب سے زیادہ منگنی ہیں) کا حصہ زیادہ ہے (شکل 5.5)۔ اس مخصوص ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری ادارے منڈی میں نسبتاً نئے فریقین ہیں اور شناختوں کے نیٹ ورک کے لحاظ سے ان کی رسائی محدود ہے۔ اگرچہ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ حالیہ برسوں میں انہوں نے اپنی رسائی میں اضافہ کیا ہے تاہم امانتوں کی ہیئت ترکیبی میں تبدیلی آئی ہے جیسے غیر نفع بخش کھاتوں میں گزشتہ تین برسوں (2003ء میں ایک فیصد سے کم) میں اوسطاً 25 فیصد اضافہ ہوا ہے اور اسی مدت کے دوران معین امانتوں کا حصہ 42 فیصد اوسط کے ساتھ مستحکم ہے جبکہ 2003ء میں اس کا حصہ 57 فیصد سے زائد تھا۔ ہیئت ترکیبی میں اس تبدیلی سے فنڈز کی لاگت پر مطلوبہ اثر پڑتا ہے جس پر بچت اگلے سیکشن میں کی گئی ہے۔

¹⁹ یہ دستاویز www.sbp.org.pk پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

²⁰ تفصیلات کے لیے دیکھئے آئی بی ڈی کا اسلامی بینکاری لیٹن اکٹوبر تا دسمبر 2008ء۔

آمدنی اور نفع آوری

جدول 5.8: لاگت اور آمدنی کے تناسب، 2008ء فیصد		
تمام بینک	اسلامی بینکاری ادارے	تناسبات
8.9	9.1	سودی آمدنی (یا مارک اپ) اور کل اثاثوں کا تناسب
4.4	4.4	خالص سودی آمدنی (یا مارک اپ) اور کل اثاثوں کا تناسب
1.8	0.9	غیر سودی آمدنی (یا مارک اپ) اور کل اثاثوں کا تناسب
5.3	5.3	خالص سودی یا مارک اپ مارجن (قابل آمدنی اثاثوں پر مبنی)
5.4	5.9	امانت اور قرض گیری کی اوسط لاگت
10.8	11.1	قرضوں / مالکاری اور سرمایہ کاریوں پر اوسط منافع
5.4	5.2	اوسط تقاعد
33.9	75.3	انتظامی اخراجات اور خام آمدنی کا تناسب

ماخذ: شعبہ بینکاری نگرانی، شعبہ اسلامی بینکاری، بینک دولت پاکستان

اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں اور واجبات کی ساخت ان کی لاگت اور آمدنی کے اہم تناسب پر جو اثرات ڈالتی ہے اسے جدول 5.8 میں دکھایا گیا ہے۔ معاشی سرگرمیوں میں عمومی سست روی کے باوجود اسلامی بینکاری اداروں نے مارک اپ سے اچھی آمدنی حاصل کی جو ان کے منافع میں اہم حصہ ہے۔ 2008ء کے دوران مارک اپ آمدنی اور کل اثاثوں کا تناسب 9.1 فیصد رہا جو کہ بینکاری صنعت کے اوسط 8.9 فیصد سے تھوڑا سا زیادہ ہے۔ دوسری جانب غیر مارک اپ آمدنی اور کل اثاثوں کا تناسب پوری بینکاری صنعت کے اوسط 1.8 فیصد کے مقابلے میں 0.9 فیصد تھا جس سے فیس پر مبنی محدود لین دین اور اس مخصوص ذریعے سے محاصل میں اضافے کے امکانات کی عکاسی ہوتی ہے۔

امانتوں کی ہیئت ترکیبی میں سازگار تبدیلی کے پیش نظر 2008ء کے دوران امانتوں اور قرض گیری کی اوسط لاگت بینکاری صنعت کی متعلقہ لاگت سے تھوڑی زیادہ ہے۔ تاہم، انتظامی اخراجات 34 فیصد یعنی بینکاری صنعت کی اوسط سے ڈھائی گنا زیادہ ہیں جو کہ اسلامی بینکاری اداروں کی نفع آوری پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

کفایت سرمایہ

جدول 5.9: 2008ء تک اسلامی بینکوں کی کفایت سرمایہ فیصد		
شرح کفایت سرمایہ بازل دوم		
2008ء	2007ء	
10.0	10.8	میزان بینک
20.7	23.5	دینی اسلامی بینک
39.8	26.2	بینک اسلامی
45.2	51.8	داؤد اسلامی بینک
30.3	50.0	ایپریٹس گلوبل اسلامی بینک
11.7	15.9	الہر کہ اسلامی بینک

ماخذ: شعبہ بینکاری نگرانی

شرح کفایت سرمایہ سے کسی بینک میں نقصان برداشت کرنے کی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے۔ جدول 5.9 میں 6 باقاعدہ اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ دکھائی گئی ہے جیسا کہ بازل دوم فریم ورک میں مطلوب ہے۔ 2008ء کے لیے 9 فیصد مطلوبہ شرح کفایت سرمایہ²¹ کے پیش نظر اس صنعت کے چار نئے بینکوں کی نمایاں بلند شرح کفایت سرمایہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نامیاتی نمو اور کم سے کم سرمائے کی شرط دونوں پر عمل درآمد سے ان بینکوں کو سرمایہ بڑھانے میں مدد ملی۔

چھ باقاعدہ اسلامی بینکوں میں سے چار بینک 2008ء کے اختتام تک 15 ارب روپے کی کم سے کم سرمائے کی شرط پوری کرنے کے قابل تھے جبکہ دو اسلامی بینکوں کو مہلت دی گئی کہ وہ کم سے کم سرمائے کی شرط کو 2009ء تک پورا کر لیں۔ ان دو میں سے ایک بینک نے شرط پوری کر دی ہے جبکہ دوسرا بینک 2009ء کی تیسری سہ ماہی میں راست اجرائی کے لیے تیار ہے۔ دوسری جانب الہر کہ اسلامی بینک کو بیرونی اسلامی بینک کی شناخت کی حیثیت سے کم سے کم سرمائے کی شرط 2 ارب روپے رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔²²

جدول 5.10 میں اسلامی بینکاری اداروں کے مالی صحت کے اظہاریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2008ء میں معمولی بگاڑ آیا تاہم یہ اچھی مالی پوزیشن اور مستقبل میں مضبوط بنیادوں پر توسیع کی عکاسی کرتے ہیں۔ سرمائے کی مستحکم بنیاد سے ان بینکوں میں مختلف دھچکے برداشت کرنے کی قوت ظاہر ہوتی ہے۔ خصوصاً اسلامی بینکاری

²¹ بی ایس ڈی سرکلر نمبر 30، تاریخ 25 نومبر 2008ء۔

²² بی ایس ڈی سرکلر نمبر 6، تاریخ 128 اکتوبر 2005ء۔

جدول 5.10: مالی صحت کے اظہار					
اسلامی بینکاری ادارے			بینکاری صنعت		
2008ء	2007ء	2006ء	2008ء	2007ء	2006ء
17.3	18.9	18.6	12.3	13.2	12.7
12.9	10.6	7.7	10.0	10.5	9.4
6.2	6.3	-0.8	19.4	5.6	9.7

ماخذ: شعبہ بینکاری گرامی

اداروں کا خالص غیر ادا شدہ قرضے اور سرمایہ کا تناسب 6.2 فیصد ہے جبکہ پوری بینکاری صنعت کا 19.4 فیصد ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2008ء میں غیر ادا شدہ قرضوں کا حملہ اسلامی بینکاری اداروں کے مقابلے میں روایتی بینکوں پر شدید تھا۔ یہ حیرت انگیز نہیں کیونکہ اسلامی مالی اداروں کا مالکاری جزدان ابھی ابتدائی مراحل میں ہے اور اس کے قرض کے پکڑ کے اثرات سامنے آنے باقی ہیں۔

5.4 خطرات کی جانچ

گذشتہ دو برسوں سے عالمی مالی منظر نامے میں زبردست تبدیلیوں سے عالمی مالی نظام میں مختلف خطرات اور چیلنجز سامنے آئے ہیں۔ اسلامی مالی خدمات جو کہ روایتی مالی نظام کے متوازی نمو پارہی ہیں اور متبادل مالی وساطت کے طور پر مقبولیت حاصل کر رہی ہیں، کو اپنے ماحول کار سے خطرات کی ضرر پذیری کا بھی سامنا ہے۔ روایتی خطرات کے علاوہ اسلامی مالی اداروں کو اپنے آپریشن کے مخصوص طریقوں سے ابھرنے والے خطرات کا بھی سامنا ہوتا ہے۔ یہ صنعت فی الوقت نمو پذیر ہے اس لیے انتظام خطرہ سے متعلق مناسب ہدایات کی تیاری میں ضابطہ کار کا کردار بہت اہم ہے جس میں اسے منڈی کے شرکاء کو مالی نظام کے استحکام کے لیے مختلف خطرات کی شناخت اور ان کے انتظام میں مدد دینا ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کے خاکہ خطر کی منفرد حیثیت کے پیش نظر اور اس کے ضوابطی ڈھانچے کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے انتظام خطرہ سے متعلق ہدایات جاری کی ہیں۔²⁴ اس کے علاوہ اسلامی بینکاری اداروں کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف ضوابط اور رہنما ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ یہ ہدایات ”اسلامی مالی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے لیے انتظام خطرہ کے رہنما اصول“ پر مبنی ہوتی ہیں جنہیں اسلامی مالی خدمات بورڈ (آئی ایف ایس بی) جاری کرتا ہے اور یہ اسلامی بینکاری اداروں میں خطرے کے مؤثر انتظام پر عمل درآمد کے لیے ایک مجموعے کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس سیکشن میں پاکستان میں اسلامی بینکاری اداروں کے خاکہ خطر کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

خطرہ قرض

2008ء میں معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے ساتھ ساتھ شرح سود میں اضافے اور بلند گرامی کے سبب اسلامی بینکاری اداروں کے قرضہ جزدان کی نمو کی رفتار میں کمی آئی تاہم 36.6 فیصد مضبوط شرح نمو حاصل ہوئی جبکہ 2007ء میں 63.9 فیصد نمو ہوئی تھی جس سے ان اداروں میں ناموافق معاشی ماحول میں لچک کی عکاسی ہوتی ہے۔

مالکاری کی شعبہ جاتی تقسیم (جدول 5.11) سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ شعبے کو دیے گئے قرضوں میں سب سے زیادہ یعنی 50 فیصد سے زائد نمو ہوئی۔ اس کے علاوہ شعبہ صارفین اور ایس ایم ای کو دیے گئے قرضوں میں بالترتیب 13 فیصد اور 14.6 فیصد نمو ہوئی۔ روایتی بینکوں اور اسلامی بینکاری اداروں کے قرضہ جزدان کی ہیئت ترکیبی کے درمیان فرق سے پتہ چلتا ہے کہ 2008ء کے اختتام پر ان کی صارفنی مالکاری کا حصہ بالترتیب 10.4 فیصد اور 22.3 فیصد ہے۔ اگرچہ بظاہر اسلامی بینکاری اداروں کی طرف سے صارفنی شعبے کو قرضے کا تناسب بلند ہے تاہم اس میں کم خطرہ ہے۔ یہ روایتی بینکوں کے برعکس ہے کیونکہ روایتی بینک غیر محفوظ مصنوعات جیسے ذاتی قرضے اور کریڈٹ کارڈز کی بھی پیشکش کرتے ہیں جبکہ اسلامی بینکاری اداروں کا زیادہ ارتکاز صرف دو مصنوعات یعنی گاڑی کے قرضے اور رہن مالکاری پر ہوتا ہے اور انہیں اثاثوں کی ضمانت حاصل ہوتی ہے جس سے بینک لاحق خطرے سے محفوظ رہتے ہیں اور قرضے اور قدر کے محتاط تناسب سے ناہمند ہونے کے ممکنہ

²³ قرضے کا پکڑ قرضہ درخواست میں مختلف مراحل کو ظاہر کرتا ہے جس میں منظوری کے لیے جانچ، اس کی تقسیم، واجب الادا قسطوں کی وصولی اور قرضے کی مکمل ادائیگی شامل ہیں۔

²⁴ بی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 تاریخ یکم جنوری 2008ء۔

جدول 5.11: مالکاری کی شعبہ دار تقسیم رقم بلین روپے، حصہ فیصد میں								
2008ء		2007ء		2006ء		2005ء		کل مالکاری
حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم	
64.4	94,635	58.3	62,784	61.4	40,373	56.2	25,930	کارپوریٹ شعبہ
9.8	14,374	11.6	12,535	13.0	8,542	14.7	6,771	ایس ایم ایز
0.03	46	0.01	13	0.0	2	0.2	88	زراعت
22.3	32,718	26.8	28,843	22.8	15,022	21.7	10,012	صدارتی مالکاری
1.1	1,662	1.0	1,118	1.0	625	6.7	3,116	اشیا مالکاری
2.4	3,547	2.3	2,458	1.8	1,178	0.5	255	دیگر
100	146,982	100	107,752	100	65,742	100	46,173	کل

ماخذ: شعبہ اسلامی بینکاری، بینک دولت پاکستان

جدول 5.12: مزوں کے لحاظ سے اسلامی بینکاری اداروں کی صدارتی مالکاری بلین روپے	
2008ء	
120.3	کریڈٹ کارڈز
15,566.7	کار مالکاری
11.4	پائیدار صارف
16,998.9	رہن قرضہ
20.6	دیگر ذاتی مالکاری
32,718	کل

ماخذ: شعبہ اسلامی بینکاری، بینک دولت پاکستان

خطرے سے بچنے میں مدد ملتی ہے۔ کچھ بینکوں نے شریعت سے ہم آہنگ کریڈٹ کارڈز اور ذاتی قرضوں کی دیگر صورتیں متعارف کروانے کی کوشش کی ہے، ان مصنوعات کی مالکاری کے لیے رکھی گئی رقم کا گھل و گھب الادا صدارتی قرضوں میں حصہ بہت کم ہے (جدول 5.12)۔ کارپوریٹ شعبے کے قرضے جن کا گھل مالکاری میں حصہ تقریباً 64 فیصد ہے، کو اسلامی بینکاری اداروں میں روایتی خطرہ قرض کا نسبتاً کم سامنا ہوتا ہے کیونکہ ان میں مالکاری کے لیے اس کے مقصد کی شناخت ضروری ہے اور حقیقی معاشی لین دین کی مالکاری پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے جو آمدنی کا ذریعہ ہے۔

جدول 5.13: نجی شعبے کو قرضوں کی شعبہ دار تقسیم، 2008ء فیصد		
اسلامی بینکاری ادارے	تمام صنعت	
6.2	3.5	کمپیوٹر اور ادویات
1.3	4.5	زرعی کاروبار
23.5	19.5	ٹیکسٹائل
2.5	2.6	سینٹ
2.7	1.9	شکر
2.2	0.7	جوئے اور پیرے کے ملبوسات
2.7	2.3	آٹوموبائل اور مواصلات کے آلات
1.2	1.8	مالی
0.0	0.1	بیہ
1.2	9.9	برقی اور توانائی کی ترسیل
35.4	39.4	دیگر

ماخذ: شعبہ بینکاری، بینک دولت پاکستان

اس مثبت پہلو سے قطع نظر روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کے لیے قرضوں کے ارتکاز کا خطرہ زیادہ باعث تشویش ہے کیونکہ ان میں قرض گھروں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کے قرضہ اکتشاف کا جھکاؤ کارپوریٹ اور صدارتی شعبوں کی جانب ہوتا ہے کیونکہ 2008ء آخر تک مجموعی مالکاری میں ان دونوں کا حصہ 87 فیصد ہے جس سے تنوع اور مختلف شعبوں میں قرضوں کی زیادہ متوازن تقسیم کی ضرورت کا اظہار ہوتا ہے۔

مزید برآں جدول 5.13 میں روایتی اور چھ باقاعدہ اسلامی بینکوں دونوں کے نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم کی تفصیلات دی گئی ہیں۔²⁵ ان اعداد و شمار کے مطابق روایتی اور اسلامی بینکاری ادارے دونوں میں اشیا سازی کے شعبے اور اس کے اندر ٹیکسٹائل شعبے میں زیادہ قرضے دیے گئے ہیں۔ شعبہ جاتی ارتکاز کا یہ رجحان باعث تشویش ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکسٹائل شعبے کو زیادہ خطرہ درپیش ہے کیونکہ 2008ء کے آخر تک اس کا ائفیکشن تناسب بلند یعنی 14.78 فیصد ہے جبکہ گزشتہ سال کے آخر میں یہ 10.7 فیصد تھا۔²⁶

²⁵ اسلامی بینکوں کی شاخوں اور اسلامی ونڈو کے لیے شعبہ جاتی اکتشاف دستیاب نہیں ہے۔

²⁶ یہ اعداد و شمار مجموعی بینکاری صنعت کے مطابق ہیں۔ تفصیلات مالی استحکام کے جائزے کے زیر نظر ایڈیشن کے باب 4 میں ہیں۔

جدول 5.14: قرضوں کی قیمت بلحاظ حجم فیصد حصہ		
قرضے کا حجم (ملین روپے)	2007ء	2008ء
0.1 تک	6.2	5.0
0.1 سے 0.5 تک	10.0	8.1
0.5 سے 1.0 تک	2.8	2.4
1.0 سے 5.0 تک	8.7	8.0
5.0 سے 10.0 تک	4.5	4.7
10.0 سے زائد	67.7	71.7

بڑے قرضوں (ایک کروڑ روپے سے زائد) کے ارتکاز میں اضافہ خطرہ قرض کے بڑھنے کا ایک اور اہم سبب ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی مجموعی مالکاری کا 76.8 فیصد اسی زمرے میں آتا ہے (جدول 5.14)۔

اثاثوں کے معیار پر مختلف اقسام کے خطرہ قرض کے اثرات اور اسلامی بینکاری اداروں کے لیے مختلف معیار کے اظہار یوں کو جانچنے سے پتہ چلتا ہے کہ 2008ء میں پوری بینکاری صنعت کی طرح اسلامی بینکاری اداروں کے بھی مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں

میں اضافہ ہوا، خصوصاً ملک میں اسلامی بینکیوں کی مختصر تاریخ میں ان قرضوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ 2008ء میں مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں میں 3.39 ارب روپے کا یعنی 263 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم 2008ء کے آخر تک مجموعی مالکاری کے تناسب میں غیر ادا شدہ قرضوں کا حصہ صرف 3.2 فیصد رہا جبکہ 2007ء میں 1.2 فیصد تھا۔ 2007ء اور 2008ء میں روایتی بینکیوں میں غیر ادا شدہ قرضوں کا مجموعی مالکاری میں حصہ بالترتیب 7.2 فیصد اور 10.5 فیصد ہے۔ اگرچہ غیر ادا شدہ قرضوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے تاہم اسلامی بینکاری اداروں کی تمویں کی کوریج کا تناسب کم ہو کر 54.1 فیصد ہو گیا جبکہ 2007ء میں یہ 113 فیصد تھا جس سے غیر ادا شدہ قرضوں کی درجہ بندی کے ابتدائی زمروں میں اضافی رقوم کی عکاسی ہوتی ہے جن کے لیے جزوی تمویں درکار ہوتی ہے (جدول 5.15)۔²⁷

جدول 5.15: اثاثوں کے معیار کا موازنہ فیصد							
اسلامی بینک				بینکاری صنعت			
2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء
3.6	1.3	1.6	1.7	10.5	7.2	6.9	8.3
1.7	-0.2	0.6	0.6	3.4	1.1	1.6	2.1
54.1	113.0	64.4	66.6	69.6	85.1	77.9	76.8

چونکہ اسلامی بینکیوں کا مالکاری جزدان ابتدائی مراحل میں ہے اس لیے اس میں روایتی بینکیوں کے مقابلے میں کم انفلکشن تناسب ہوتا ہے اور چونکہ اسلامی بینکاری اداروں میں مالکاری اثاثہ جاتی بنیاد پر ہوتی ہے اس لیے زیادہ ارتکاز کے خطرات کسی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔

سیالیت کا خطرہ

2008ء کی تیسری سہ ماہی میں بینکاری شعبے کو سیالیت کے غیر معمولی دھچکے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران طلبی و میعادگی واجبات 3 فیصد کم ہو گئے یعنی 27 ستمبر تا 25 اکتوبر 2008ء تک چار ہفتوں میں 121.4 ارب روپے کم ہو گئے۔²⁸ مرکزی بینک کے پالیسی اقدامات سے بینک اپنی سیالیت کی پوزیشن برقرار رکھنے کے قابل ہو سکے۔ اُس وقت اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات میں سے ایک اقدام طلبی واجبات پر مطلوبہ نقد محفوظ میں 400 بیس پوائنٹس کی مرحلہ وار کمی ہے اور میعادگی امانتوں (ایک سال یا اس سے زائد) پر لازمی شرح سیالیت کی شرط اٹھالی گئی۔

روایتی بینکیوں کے ساتھ اسلامی بینکیوں کے مطلوبہ نقد محفوظ میں بھی کمی کر دی گئی جبکہ ان کی لازمی شرح سیالیت بدستور 9 فیصد ہی رہی لیکن لازمی شرح سیالیت سے ایک سال یا اس سے زائد کی میعادگی امانتوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا۔ بینکاری صنعت کا حصہ ہونے کی وجہ سے اسلامی بینکیوں پر خصوصاً ان کی امانتوں کی کم تعداد کے پیش نظر سیالیت کے دباؤ کا جزوی اثر پڑا لیکن 2008ء کے دوران ان کی سیالیت کی صورتحال بدستور اطمینان بخش رہی۔²⁹ اس موقف کو تقویت اس حقیقت سے ملتی ہے کہ اسلامی بینکیوں کی مالکاری میں 36.4 فیصد کی شاندار نمو ہوئی اس طرح ان کا قرضہ جات اور امانتوں کا تناسب 67.2 فیصد (خالص برآمدی نو مالکاری) رہا

²⁷ جدول 5.15 میں دیے گئے اعداد و شمار اسلامی بینکاری اداروں کے لیے نہیں صرف 6 باقاعدہ اسلامی بینکیوں کے لیے ہیں جبکہ مواد میں شامل تصویریں اور جدول مختلف ہو سکتی ہیں۔

²⁸ تفصیلات ”مالی استحکام کا جائزہ“ کے زیر نظر ایڈیشن کے باب 4 میں خطرہ سیالیت کے سیکشن میں دیکھئے۔

²⁹ اس کے علاوہ یہ عالمی مالی بحران میں اسلامی مالی اداروں کی سیالیت کی صورتحال میں بھی درست ہے جیسا کہ باکس 5.1 میں تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے۔

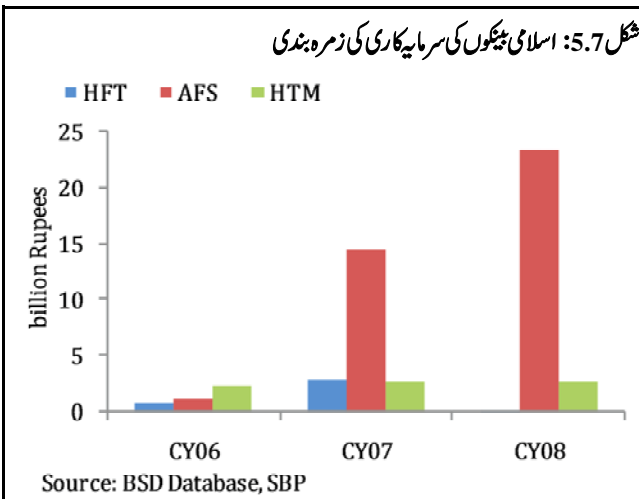
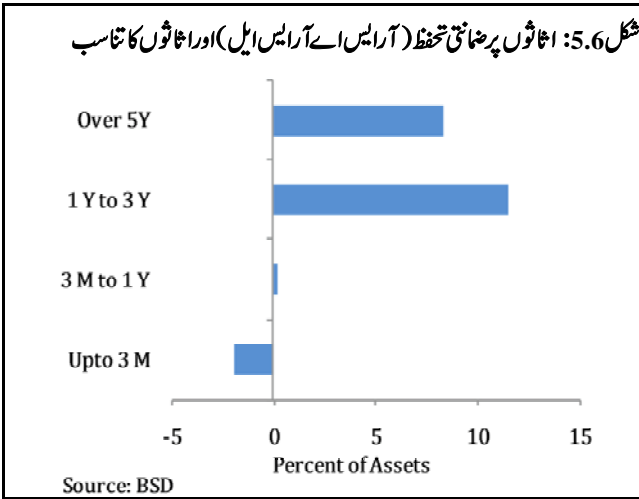
(جدول 5.16) تاہم مجموعی اثاثوں اور سیال اثاثوں کا تناسب 2006ء سے کم ہو رہا ہے جو اب 16 فیصد ہے اور بینکاری صنعت کے 28.6 فیصد سے کافی کم ہے۔ چھ میں سے پانچ اسلامی بینکوں کا یہ تناسب بینکاری صنعت کی اوسط سے کم ہے جیسا کہ جدول 5.17 میں دکھایا گیا ہے۔

جدول 5.16: سیالیت کے تناسبات					
اسلامی بینکاری ادارے			بینکاری صنعت		
2008ء	2007ء	2006ء	2008ء	2007ء	2006ء
71.4	78.1	101	75.5	69.8	74.6
67.2	73.9	85.7	71.5	66.8	70.3
16.0	20.5	28.2	28.6	33.6	31.9

ماخذ: شعبہ بینکاری گمرانی، شعبہ اسلامی بینکاری، بینک دولت پاکستان

جدول 5.17: سیال اور کل اثاثوں کے تناسب کے لحاظ سے بینکوں کی تقسیم			
بینکوں کی تعداد			
2008ء	2007ء	2006ء	سیال اور کل اثاثوں کا تناسب
0	0	0	10 سے کم
1	1	0	10 سے 20
5	5	4	صنعت کی اوسط

ماخذ: اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار



بینکوں کی سیالیت کی صورتحال جانچنے کا ایک ذریعہ عرصیت کے فرق (اثاثہ۔ واجبات) کا تجزیہ ہے۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سہ ماہی زمرے کے علاوہ مختلف میعادوں میں تفاوت 10 فیصد منفی اور مثبت کی معیاری حد کے اندر ہے جبکہ سہ ماہی زمرے کے اثاثوں پر ضمانتی تحفظ (GAP) منفی ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں میں معینہ اثاثوں کا حصہ نسبتاً زیادہ ہے جس سے سیگپ کے خا کے پر مثبت اثرات پڑے (شکل 5.6)۔

منڈی کا خطرہ

منڈی کا خطرہ شرح سود، ایکویٹی نرخوں اور شرح مبادلہ میں منفی تبدیلیوں کی بنا پر بڑھ سکتا ہے۔ چونکہ اسلامی بینکاری ادارے معینہ آمدنی کے سرکاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری نہیں کرتے اور شریعت سے ہم آہنگ صکوک میں سرمایہ لگانے سے سیال ثانوی منڈی کی کمی آڑے آتی ہے، اس لیے عام طور پر ان میں سرمایہ کاری کا تبادلہ نہیں ہوتا۔ چھ باقاعدہ اسلامی بینکوں کے سرمایہ کاری جزدان کی زمرہ بندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2008ء کے آخر میں ان کی 89 فیصد سرمایہ کاری ”دستیاب برائے فروخت“ کے زمرے میں تھی (شکل 5.7)۔ اسلامی بینکوں کی رسائی نظم سیالیت کے روایتی ذرائع مثلاً ریپو منڈی یا اسٹیٹ بینک کی ڈسکاؤنٹ ونڈو تک نہیں ہوتی۔ ان میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ سیالیت کی فراہمی و انتظام کو اپنی جاری سرمایہ کاریوں سے پورا کریں۔ مزید برآں جاری کردہ زیادہ تر صکوک کی ششماہی رواں شرح قدر پیمائی کے نقطہ نظر سے، اس مخصوص زمرے کے لیے ایک اور ترغیب ہے۔ 2008ء کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ صکوک میں بھاری سرمایہ کاری اور ایکویٹی منڈی میں برائے نام سرمایہ کاری کے پیش نظر اسلامی بینکوں کے پاس باز قدر پیمائی کی خاصی فاضل رقم ہے۔ 2008ء میں چھ باقاعدہ اسلامی بینکوں میں سے دو نے ایکویٹی سرمایہ

کاری کی، اور اگرچہ وہ 35 فیصد کی محتاطیہ ضرورت کے اندر (روایتی بینکوں سے زائد) ہیں، ان میں سے ایک بینک کو 2008ء میں ایکویٹی سرمایہ کاری پر خاصی مقدار میں باز قدر پائی خسارہ ہوا۔

خلاصہ یہ کہ روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکوں کو منڈی کا کم خطرہ درپیش ہے کیونکہ ان کی سرمایہ کاری کی نوعیت مختلف ہے۔

پاکس 5.1: مالی بحران کے دوران اسلامی بینکوں کی سیالیت کی جانچ

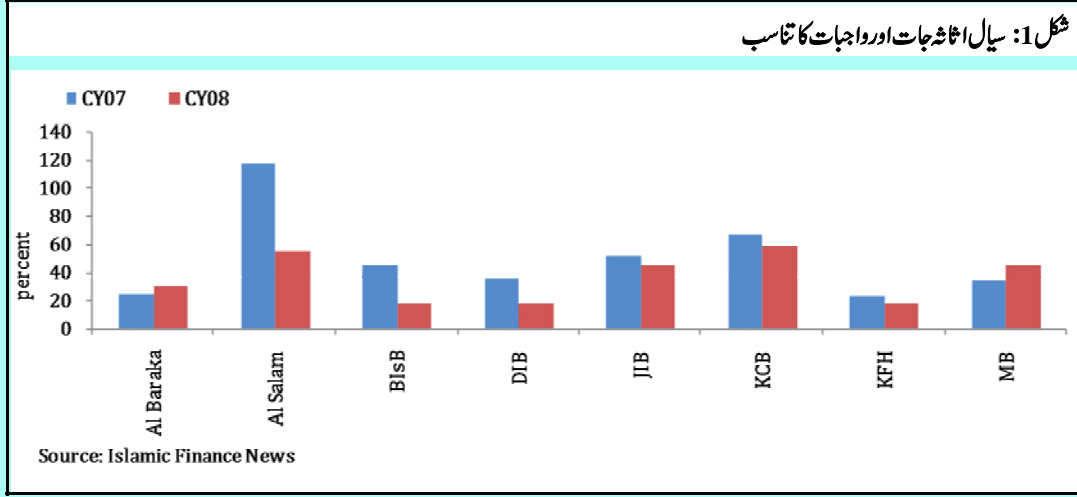
عالمی مالی بحران کے باعث بینکوں کا اعتماد ختم ہو گیا جس سے بین الینک منڈیوں کے لین دین میں رکاوٹ آگئی۔ چنانچہ اس وقت بینکاری نظام میں سیالیت کی کمی پیدا ہوگئی جب انہیں اس کی شدید ضرورت تھی اور کئی بینک نطمی خطرات سے متاثر ہوئے۔

اسلامی بینکاری کے بنیادی اصول یعنی سود کی ممانعت اور اثاثوں پر مبنی مالکاری نے اسلامی بینکوں کو کسی حد تک اس بحران سے محفوظ رکھا۔ اگرچہ اسلامی بینک غیر منقولہ املاک کی قدر گرنے اور غیر منقولہ املاک کی قرض گاری کے محدود ہونے کے اثرات سے مکمل بچے ہوئے نہیں پھر بھی روایتی بینکوں کے مقابلے میں انہیں اپنے منافع اور سرمائے کو برقرار رکھنے میں کم مشکلات کا سامنا ہے۔

اسلامی بینکوں کی سیالیت کا اندازہ لگانے کے لیے اسلامک انٹرنیشنل رینٹنگ ایجنسی (آئی آئی آر اے) نے ایک سروے کیا جس میں مختلف ممالک کے اہم اسلامی کمرشل بینکوں کا انتخاب کیا گیا۔ سروے میں 2007-08ء کے سیالیت کے اظہار یوں کو استعمال کیا گیا۔ سروے میں شامل بینک یہ ہیں: البرکہ اسلامی بینک بحرین، السلام اسلامی بینک بحرین (السلام)، بحرین اسلامی بینک، دبی اسلامی بینک، اردن اسلامی بینک، علیج کمرشل بینک، کویت فنانس ہاؤس بحرین اور میران بینک پاکستان۔ آئی آئی آر اے نے سیالیت اثاثوں کی یہ تعریف کی ہے: نقد یا نقد کے مساوی، بینکوں یا مالی اداروں میں قلیل مدتی رقم اور سیال سرمایہ کاری جیسے حکومتی تسکات اور صکوک۔ قلیل مدتی واجبات میں امانتیں اور قرض گیری شامل ہیں۔

سیالیت کی جانچ سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2007ء کے آخر تک ان بینکوں کی سیالیت کی صورتحال خاصی مضبوط تھی اور منتخب کردہ بینکوں میں سیال اثاثوں کا حصہ 46.9 فیصد تھا۔

سیالیت کی اس مضبوط صورتحال کے پیش نظر 2008ء میں عالمی مالی بحران کا اثر سیال اثاثوں پر محدود رہا جو سیال اثاثوں اور مجموعی واجبات کے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے جس میں بہت کمی نہیں ہوئی تاہم اس کی کو بنیادی فنڈنگ میں قرضوں میں اضافے کے تناظر میں دیکھنا چاہیے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ سیال اثاثے قرضوں میں منتقل ہو گئے ہیں۔ شکل 1 سے ظاہر ہے کہ اسلامی مالی اداروں میں واجبات کی نسبت سیال اثاثوں میں کمی ہوئی ہے جس میں بحرین اسلامک بینک اور دبی اسلامی بینک میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے جبکہ البرکہ اور میران بینک دونوں کے سیال اثاثوں میں اضافہ ہوا ہے۔



ماخذ: www.islamicfinancenews.com، جون 2009ء

جدول 5.18 (الف): اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی کا جائزہ (ارب روپے، تناسب فیصد میں)			
عمو	2009ء پہلی ششماہی	2008ء	امانتیں
18.1	238.2	201.6	امانتیں
13.4	313.0	276.0	اثاثے
-1.7	144.3	146.9	مالکاری
9.2	38.9	35.7	ایکیویٹی
55.3	7.3	4.7	غیر ادا شدہ قرضے

5.5 2009ء کی پہلی ششماہی کی کارکردگی کا جائزہ
روایتی بینکاری کے برخلاف جو 2008ء میں بدترین معاشی صورتحال کے اثرات سے چکی ہے، معیشت کی سست رفتاری کا اثر 2009ء میں اسلامی بینکاری اداروں کی مالی صورتحال پر زیادہ نمایاں ہے، جیسا کہ جدول 5.18 میں دکھایا گیا ہے جس میں 2009ء کی پہلی ششماہی کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کے

جدول 5.18 (ب): منتخب تناسب		
2009ء پہلی ششماہی	2008ء	
5.0	3.2	غیر ادا شدہ قرضے/مالکاری
2.4	1.5	خالص غیر ادا شدہ قرضے/خالص مالکاری
54.4	52.5	غیر ادا شدہ قرضے اور توہین کا تناسب
11.6	6.2	خالص غیر ادا شدہ قرضے/سرمایہ
58.9	71.4	مالکاری/امانتیں (قرضہ جات اور امانتوں کا تناسب)
24.8	16.0	سیال اثاثے/کل اثاثے
0.38	0.6	اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)
2.96	4.6	اثاثوں پر ایکویٹی (بعد از ٹیکس)
ماخذ: شعبہ اسلامی بینک، بینک دولت پاکستان		

اظہاریوں کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ امانتوں کی نمو رفتار برقرار رہی ہے تاہم مشکل معاشی ماحول کے باعث اسلامی بینکاری اداروں کے مالکاری جزدان پر منفی اثرات پڑے جس میں 2009ء کی پہلی ششماہی میں 1.7 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 23.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مالکاری کی نمو میں کمی معکوس رجحان طلب کی پست سطح اور اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بگاڑ کی وجہ سے بینکوں کے محتاط رویے کی عکاسی کرتا ہے۔

اعداد و شمار کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2009ء کی پہلی سہ ماہی ان رجحانات کو زیادہ قائم نہ رکھ سکی کیونکہ پہلی سہ ماہی میں امانتوں میں صرف 2.3 فیصد اضافہ ہوا تاہم دوسری سہ ماہی میں معاشی مبادیات میں بتدریج بہتری کی بنا پر نسبتاً اچھی نمو دیکھی گئی۔ قرضہ جات اور امانتوں کے تناسب سے مالکاری میں نمایاں سست روی کی عکاسی ہوتی ہے جو 2008ء آخر تک 71.4 فیصد سے کم ہو کر آخر جون 2009ء تک 58.9 فیصد ہو گیا۔ سال کی پہلی ششماہی میں اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں مزید بگاڑ آیا جو غیر ادا شدہ مالکاری میں اضافے اور غیر ادا شدہ مالکاری اور مالکاری کے اور خالص غیر ادا شدہ مالکاری اور خالص مالکاری دونوں تناسب کے اضافے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس صورتحال کا نفع آوری پر واضح اثر پڑا جس کا ثبوت اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع سے ملتا ہے۔

5.6 مستقبل کے مسائل اور چیلنجز

اسلامی بینکوں کی مالی کارکردگی کے جائزہ کے بعد اس سیکشن میں اس صنعت کی نمو کے لیے ان شعبوں کی طرف توجہ دی گئی ہے جن میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

5.6.1 ہم آہنگی کی ضرورت

دنیا بھر میں اسلامی مالیات کی ترقی کی راہ میں ایک رکاوٹ حائل ہے اور وہ ہے مختلف مصنوعات و خدمات کی پیشکش میں ہم آہنگی کا فقدان یا معیاری طرز فکر کی کمی۔ فقہ کے مختلف مکاتب فکر شریعت کی علیحدہ علیحدہ تشریح کرتے ہیں جس کا نتیجہ مختلف حدود میں شریعت سے ہم آہنگ غیر متناسق مصنوعات اور خدمات کی شکل میں نکلتا ہے جیسے شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات کی ایک ملک میں اجازت ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ دوسرے ملک میں بھی قابل قبول ہوں۔ اس لیے دیگر مصنوعات میں مربوط صکوک منڈی کی تشکیل میں یہ رکاوٹ ہے تاہم ماضی قریب میں اس میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے جس کی تفصیلات باکس 5.2 میں دی گئی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے مختلف شریعت بورڈز کی جانب سے مصنوعات پر دیے جانے والے فتوے ہم آہنگ اور دستاویزات معیاری ہوں۔

باکس 5.2: اسلامی مالی مصنوعات کی معیاری بندی

اسلامی مالیات میں معیاری بندی کے مسئلے پر خاصی بحث کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس کے حامیوں کا یہ نقطہ نظر ہے کہ معیاری بندی کی کمی سے لین دین پر زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اور زیادہ لاگت آتی ہے۔ کچھ حلقوں کا یہ نظریہ ہے کہ جامع معیاری بندی عملاً مشکل ہے کیونکہ مختلف اسلامی مکاتب فکر کے علاوہ مختلف علاقوں میں ٹیکس اور قانونی ڈھانچے مختلف ہیں۔

تاہم معیاری بندی میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے اور اس ضمن میں اجناسی مراہجہ سوڈوں کی سہولت فراہم کرنے کے لیے دنیا کا پہلا معیاری معاہدہ متعارف کروایا گیا ہے۔ یہ معاہدہ عالمی اسلامی مالی منڈی کی طرف سے اکتوبر 2008ء میں متعارف کرایا جسے ماسٹر انگری منٹ فارٹری پبلسمنٹ (ایم آئی پی) کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے مختلف علاقوں کی کمپنیاں ایک معیاری دستاویز استعمال کر سکتی ہیں اور کچھ شہس فریقین کے مابین گفت و شنید سے طے ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ملائیشیا کی اسلامی بینکاری اداروں کی تنظیم (ای آئی بی آئی ایم) نے منظور شدہ پروڈرے معیاری بین بینک معاہدے منظور پر اختیار کیے۔ اسلامی امانتیں جمع کرنے اور رکھنے کے سوڈوں کے لیے کیے گئے ان معاہدوں کو بین بینک مراہجہ ماسٹر انگری منٹ (آئی ایم آئی ایم اے) اور ماسٹر انگری منٹ (ایم آئی ایم اے) کہا جاتا ہے۔ ایم اے ٹی پی اور دیگر دو معاہدوں میں فرق یہ ہے کہ آئی ایم آئی ایم اے بے پیک معاہدے ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی ہذا نہیں، اضافہ یا حذف نہیں کیا جاسکتا جبکہ ایم اے ٹی پی میں چیک پائی جاتی ہے اور اس میں تبدیلیاں کی جا سکتی ہیں۔ مئی 2009ء میں یہ اعلان کیا گیا کہ مئی مالی منڈی نے صکوک کے اجراء کے لیے جامع معیاریات کو حتمی شکل دے دی ہے۔

بینک نیگاریا ملائیشیا کی عالمی شریعہ ریسرچ اکیڈمی (آئی ایس آراے) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جامع معیاری بندی کی بجائے شریعت میں ہم آہنگی کی بھرپور وکالت کرتے ہیں۔ ان کا استدلال اسلامی قانون کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن و سنت اور احادیث پر مبنی ہے جن کی تشریح مختلف فقہوں کے علماء استخراجی طریقے سے مختلف انداز سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس شعبے کے ایک اور رکن نے کہا، معیاری بند معاہدوں کو قانون سازی دستاویز یا ڈھانچہ نہ سمجھا جائے بلکہ انہیں رہنما ہدایات یا عمومی رہنما اصول سمجھنا چاہیے جیسے وکلوک میں بہت فرق ہو سکتا ہے حالانکہ دونوں اجارہ ہیں۔

پاکستان میں مئی 2009ء میں 6 اسلامی بینکوں کے شریعہ مشیروں اور مصنوعات تیار کرنے والے ماہرین کا اجلاس ہوا جس کا مقصد اسلامی بینکوں میں بین الینک قوم رکھنے کا طریقہ کار وضع کرنا اور بین الینک منڈی کی تیاری کی سمت پیش رفت کرنا تھا۔ ان مذاکرات میں بین الینک مشارکہ اور بین الینک وکالہ معاہدے وضع کیے گئے اور یہ طے پایا کہ ملک میں اسلامی بینکاری صنعت میں یہی دو معیار بند معاہدے استعمال کیے جائیں گے۔

یہ پیش رفت اسلامی بینکوں کے لیے بین الینک منڈی کے قیام میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور طویل انتظار کے بعد کابور کے متبادل اسلامی نشانیہ شرح کاراستہ بھی ہموار ہوگا۔

ماخذ: اسلامی فنانس نیوز، مئی 2009ء اور اسلامی بینکاری پلیٹن، آئی بی ڈی، اسٹیٹ بینک، جنوری تا مارچ 2009ء۔

5.6.2 حتمی قرض دہندہ کا شریعت سے ہم آہنگ فریضہ

روایتی بینکوں کو اسٹیٹ بینک (حتمی قرض دہندہ) کی ڈسکاؤنٹ و نڈونک رسائی حاصل ہوتی ہے جس سے وہ اپنی سیالیت کی ضروریات کا انتظام کرتے ہیں۔ حتمی قرض دہندہ کی یہ سہولت مراجعتی ریپو طریقہ کار کے تحت کام کرتی ہے جس میں ایسے سودوں کے لیے ٹی بلز اور پی آئی بیز کے قابل قبول وثیقہ جات کو استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اس طریقہ کار میں شریعت سے ہم آہنگ کسی مناسب متبادل کی کمی کے پیش نظر اسلامی بینکوں کی اسٹیٹ بینک کی ڈسکاؤنٹ و نڈونک رسائی نہیں ہوتی جو منڈی کے فریقوں کے لیے خاصی تشویش کی بات ہے اور انہیں ان حالات میں محتاط رہنے پر مجبور کرتی ہے جن میں ان کی سیالیت کی صورتحال پر منفی اثرات پڑ سکتے ہوں۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی ایک ٹاسک فورس اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ طریقوں کی بنیاد پر اسی طرح کی سہولت متعارف کرنے کے لیے سفارشات تیار کر رہی ہے۔ تجویز پر کام مکمل ہونے کے بعد اس سہولت کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے گا لیکن یہ کہنا کافی ہوگا کہ اس نظام سے اسلامی بینکاری ادارے روایتی بینکوں کی طرح اپنی سیالیت کا انتظام اچھی طرح کر سکیں گے۔

5.6.3 ضوابطی شرائط پر عمل درآمد

مطلوبہ نقد محفوظ کو زری پالیسی کے وثیقہ جات کے ساتھ ساتھ مرکزی بینکوں کے لیے محتاطیہ آلے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں میں شریعت سے ہم آہنگ لازمی شرح سیالیت کے اہل وثیقہ جات (جیسا کہ سیکشن 5.3 میں بتایا گیا ہے) کی مسلسل کمی کے باعث اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے لازمی شرح سیالیت کی شرائط میں رعایت دی ہے جو موجودہ طلبی و میعادتی واجبات کا 9.0 فیصد (ایک سال یا اس سے زائد میعادتی امانتوں کے علاوہ) ہے جبکہ روایتی بینکوں کے لیے 19 فیصد ہے۔ نظام سے اس خرابی کے خاتمے کا واحد راستہ یہ ہے کہ تمام بینکوں کو ایک جیسا ماحول فراہم کیا جائے اور لازمی شرح سیالیت میں زیادہ اہل وثیقہ جات کے اجراء کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں کی بنیاد میں تیزی سے نمو کے پیش نظر یہ سب ضروری ہے۔

ضمیمہ: پاکستان میں صکوک کا اجرا

صکوک کا نام	تاریخ اجرا	تاریخ تکمیل	مالیت (ملین روپے)	شرح	فہرستی نوعی	اسلامی طریقہ	لازمی شرح سیاحت کی اہلیت
1	واپڈا صکوک-1	جنوری 06ء	13 جنوری	8,000	6MK+0.35%	اجارہ	ہاں
2	ستارہ کنیکٹیل صکوک-II	جون 06ء	11 جون	1,100	3MK+1.65%	مشارکتہ قسط	نہیں
3	ستارہ کنیکٹیل صکوک-I	دسمبر 06ء	11 دسمبر	625	3MK+1.7%	مشارکتہ قسط	نہیں
4	ایس ایس جی سی صکوک-1	مارچ 07ء	12 مارچ	1,000	3MK+1.40%	مشارکتہ قسط	نہیں
5	سیکورٹی لیونگ صکوک-1	مئی 07ء	12 مئی	750	6 Mk +2.00%	مشارکتہ قسط	نہیں
6	سیکورٹی لیونگ صکوک-2	جون 07ء	12 جون	2,000	3MK+0.80%	مشارکتہ قسط	نہیں
7	اورکس لیونگ صکوک	جون 07ء	12 جون	525	6MK+1.25%	مشارکتہ قسط	نہیں
8	واپڈا صکوک-2	جولائی 07ء	17 جولائی	8,000	6MK-0.25%	اجارہ	ہاں
9	ایل جی صکوک-1	جولائی 07ء	12 جولائی	600	3MK+2.60%	مشارکتہ قسط	نہیں
10	ستارہ انٹرنی صکوک	جولائی 07ء	12 جولائی	600	6MK+1.95%	مشارکتہ قسط	نہیں
11	ہینٹل انڈسٹریل پارک صکوک	اگست 07ء	14 اگست	2,000	6MK+0.6%	مشارکہ	ہاں
12	سیکورٹی لیونگ صکوک-2	اگست 07ء	12 اگست	750	6 MK+1.95%	مشارکتہ قسط	نہیں
13	اینگرو کنیکٹیل صکوک	ستمبر 07ء	15 ستمبر	3,000	6MK+1.50%	مشارکتہ قسط	نہیں
14	داؤد ہرکولیس کنیکٹیل صکوک	ستمبر 07ء	12 ستمبر	6,500	6MK+1.20%	مشارکتہ قسط	نہیں
15	شاہراہ شوگر مل صکوک	ستمبر 07ء	12 ستمبر	500	6MK+0.02%	مشارکتہ قسط	نہیں
16	سٹیری ہیبی اور بورڈر صکوک	ستمبر 07ء	14 ستمبر	3,500	6MK+1.35%	مشارکتہ قسط	نہیں
17	پاک الیکٹران لمیٹڈ صکوک-I	ستمبر 07ء	12 ستمبر	1,200	3MK+1.75%	مشارکتہ قسط	نہیں
18	ایٹیکس صکوک	اکتوبر 07ء	12 اکتوبر	650	6MK+2.0%	مشارکتہ قسط	نہیں
19	کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس صکوک	نومبر 07ء	15 دسمبر	4,200	6MK+0.40%	اجارہ	ہاں
20	منجیل ایف صکوک	دسمبر 07ء	13 دسمبر	8,000	6 MK+1.70%	مشارکتہ قسط	نہیں
21	ایل جی صکوک-2	دسمبر 07ء	12 دسمبر	750	3MK+2.20%	مشارکتہ قسط	نہیں
22	کوہاٹ سینٹ صکوک	دسمبر 07ء	12 ستمبر	2,500	6MK+1.80%	مشارکتہ قسط	نہیں
23	ایڈن ہاؤسنگ صکوک-1	دسمبر 07ء	12 دسمبر	1,630	6MK+2.5%	مشارکتہ قسط	نہیں
24	ایس ایس جی سی صکوک-3	دسمبر 07ء	12 دسمبر	4,700	3MK+0.20%	مشارکتہ قسط	نہیں
25	ایڈن ہاؤسنگ صکوک-2	مارچ 08ء	13 مارچ	730	6 Mk+2.5%	مشارکتہ قسط	نہیں
26	آئی ٹی س صکوک	مارچ 08ء	15 مارچ	250	6MK+1.25%	مشارکتہ قسط	نہیں
27	شاہراہ فیہرکس صکوک	مارچ 08ء	13 مارچ	550	6MK+2.10%	مشارکتہ قسط	نہیں
28	آرڈو ٹیکسٹائل ملز صکوک	اپریل 08ء	14 اپریل	740	6 MK + 2.00%	مشارکتہ قسط	نہیں
29	لاہور الیکٹرانک سٹائی کارپوریشن صکوک	اپریل 08ء	19 اپریل	5,000	6K+0.2%	مشارکتہ قسط	نہیں
30	ایچ بی ایف سی صکوک	مئی 08ء	14 مئی	1,500	6MK+1.00%	مشارکتہ قسط	نہیں
31	بی بی آر گارڈین صکوک	مئی 08ء	14 مئی	800	6 Mk+1.30%	مشارکتہ قسط	نہیں
32	سے ڈیوڈی شوگر ملز صکوک	جون 08ء	14 جون	500	3MK+1.25%	مشارکتہ قسط	نہیں
33	کولن صکوک	جون 08ء	12 جون	1,300	3 MK+1.30%	مشارکتہ قسط	نہیں
34	تھری اشارز ہوزری صکوک	اگست 08ء	13 اگست	400	3MK+3.25%	مشارکتہ قسط	نہیں
35	پاک امریکن فرنیچر رزرو صکوک	اگست 08ء	15 اگست	1,600	6 MK + 2.00%	مشارکتہ قسط	نہیں
36	حق باہو شوگر ملز صکوک-1	اگست 08ء	11 اگست	290	6 MK +3.25%	مشارکتہ قسط	نہیں
37	حق باہو شوگر ملز صکوک-2	اگست 08ء	نومبر 09ء	50	3MK +3.5%	مشارکتہ قسط	نہیں
38	ستارہ پیرا کسٹینڈ صکوک	اگست 08ء	13 اگست	1,400	3MK+1.10%	مشارکتہ قسط	نہیں
39	ایڈن بلڈرز صکوک	ستمبر 08ء	14 مارچ	2,000	3 Mk + 2.3%	مشارکتہ قسط	نہیں
40	حکومت پاکستان اجارہ صکوک-1	ستمبر 08ء	11 ستمبر	6,523	6 M TB + 0.45%	اجارہ	ہاں
41	کوئٹہ ٹیکسٹائل ملز صکوک	ستمبر 08ء	15 ستمبر	1,385	6 MK + 1.5%	مشارکتہ قسط	نہیں
42	پاک الیکٹران لمیٹڈ صکوک-II	ستمبر 08ء	15 ستمبر	1,100	3 Mk +1.00%	مشارکتہ قسط	نہیں
43	حکومت پاکستان اجارہ صکوک-2	دسمبر 08ء	11 دسمبر	6,000	6 M TB + 0.75%	اجارہ	ہاں
44	اینگرفوڈز صکوک	جنوری 09ء	17 جنوری	950	6 MK + 0.69%	مشارکتہ قسط	نہیں
45	حکومت پاکستان اجارہ صکوک-3	مارچ 09ء	12 مارچ	15,325	6 M TB + 0.00%	اجارہ	ہاں
46	لیبرٹی پاورٹیک لمیٹڈ صکوک	مارچ 09ء	20 دسمبر	3,000	3 MK + 3.00%	اجارہ	نہیں
47	حکومت پاکستان اجارہ صکوک-4	ستمبر 09ء	12 ستمبر	14396	6M-MTB-0.05bps	اجارہ	ہاں

حوالہ جات

- انٹرنیشنل فنانشل سروسرز لنڈن، ریسرچ (2009ء)، ”اسلامی مالیات 2009ء، فروری 2009ء
- بینک دولت پاکستان، شعبہ اسلامی بینکاری (2009ء)، ”اسلامی بینکاری لیٹن“، جنوری تا مارچ 2009ء
- بینک دولت پاکستان، شعبہ اسلامی بینکاری (2008ء)، ”پاکستان کی اسلامی بینکاری صنعت کے لیے اہم مقاصد“، ستمبر 2008ء
- انٹرنیشنل فنانشل سروسرز لنڈن، ریسرچ (2009ء)، ”اسلامی مالیات نیوز“، مئی 2009ء
- اولیور وائی مین، (2009ء)، ”اسلامی مالیات کا اگلا باب- بلندتر صلہ لیکن بلندتر خطرات“، اپریل 2009ء
- اسٹینڈرڈ اینڈ پورز (2009ء)، ”ریٹنگز ڈائریکٹ“، 2 ستمبر 2009ء
- اسٹینڈرڈ اینڈ پورز (2009ء)، ”اسلامک فنانس آؤٹ لک 2009ء“، فروری 2009ء
- بینک دولت پاکستان (2004ء، 2007ء تا 2008ء)، ”فنانشل سیکنڈ آسٹیمینٹ 2004ء“، اور ”مالی استحکام کا جائزہ باب 8، 8-08، 2007ء
- www.islamicfinancenews.com جون 2009ء